دل کی بات

مدیر

شاہ پرویز کا آخری مُکّا

پرویز بادشاہ نے کہا ہے کہ:

''ہم نے پچھلے ماہ کے دوران کئی جھٹکے (Shocks) برداشت کیے ہیں۔ سیاست باکسنگ کا کھیل ہے۔ ہم نے سارے سیاسی مُکّوں (Punches) کو باکسنگ میچ کی طرح برداشت کیا ہے۔ لیکن جیت اُس کی ہوگی جو زور سے مُکّا مارے۔ آخری مُکّا (Knock out Punch) تو ہمارا ہی ہوگا۔''

ان خیالات کا اظہار انھوں نے ''قصرِ شاہی'' میں آئے ہوئے راولپنڈی ڈویژن سے اپنے انتخابی کالج کے ارکان سے شرفِ ملاقات کے دوران کیا۔ ۲۵/ اگست ۲۰۰۷ء کو قصرِ شاہی میں یہ اپنی نوعیت کا پہلا اور انوکھا اکٹھ تھا لیکن ''شاہ'' کے خیالات نئے نہیں بلکہ فرسودہ اور دقیانوسی ہی تھے۔ انھوں نے اپنی جیبی جماعت قاف لیگ کے چودھری پرویز الٰہی اور پنجاب کے سرکاری ارکانِ اسمبلی کو تسلی دی کہ ڈیل یا ڈائیلاگ کا اُن پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ وہ ''جیسے تھے'' کے شاہی فرمان کے مطابق کام کرتے رہیں۔ ''البتہ اس مشکل وقت میں قومی اتفاقِ رائے کی اشد ضرورت ہے۔''

حقیقت یہ ہے کہ ۹/ مارچ ۲۰۰۷ء کے چیف جسٹس کی معطّلی کے فرمان شاہی کے بعد اب تک اس کھیل میں بادشاہ کو شہ مات ہی ملی ہے۔ ریت مٹھی سے مسلسل گر رہی ہے۔ اقتدار کی رَسّی کا مضبوط سِرا ہاتھ نہیں آ رہا۔ قصرِ شاہی لرز رہا ہے اور تختِ شاہی ہچکولے کھا رہا ہے۔ شاہ کے خیالات ''ہنوز دِلّی دور است'' کے مصداق ہیں۔ دنیا دیکھ رہی ہے، آمر لڑکھڑا رہا ہے، صہبا اداس، جام خالی اور مینا چُور چُور ہے:

ساغر کو مرے ہاتھ سے لیجو کہ چلا میں

چیف جسٹس افتخار محمد چودھری کی بحالی پہلا مُکّا تھا۔ جاوید ہاشمی کی رہائی، شریف برادران کو وطن واپس آنے کی اجازت اور اب وفاقی وزیرِ مملکت اسحاق خاکوانی کا باوردی صدر کے خلاف استعفیٰ سیاسی باکسنگ کے شدید ترین اور زوردار مُکّے نہیں تو اور کیا ہیں۔ اسحاق خاکوانی کا استعفیٰ قاف لیگ کی بوری میں ایسا کھلا سوراخ ہے کہ اب بوری سے باہر نکلنے کے لیے کوئی مشکل باقی نہیں رہی۔ ایک دانہ اور بھی نکلا ہے۔ وفاقی پارلیمانی سیکرٹری اور رکن اسمبلی علی حسن گیلانی نے بھی استعفیٰ دے دیا اور جاوید ہاشمی کے رُوبرو پیش کیا۔ جاوید ہاشمی کے بقول حکمران جماعت کے پچاس ارکان کے استعفے اُن کے پاس ہیں۔ قاف لیگ نے اپنے سینئر نائب صدر کبیر واسطی کو نکال دیا ہے وہ بھی وردی پر بگڑے اور بپھرے ہوئے ہیں۔ کبیر واسطی کا کہنا ہے کہ مجھے کوئی نہیں نکال سکتا۔ سابق وزیراعظم ظفر اللہ جمالی بھی کھُل کھُلا کر سامنے آ گئے ہیں۔ چودھری پرویز الٰہی

نے انھیں جواباً مفت مشورہ دیا ہے کہ وہ ''فتنہ لیگ'' بنالیں۔قاضی حسین احمد نے سپریم کورٹ میں درخواست دی ہے کہ ''شاہی'' اور ''کپتانی'' دوعہدے اکٹھے نہیں رکھے جاسکتے۔انھوں نے ۱۷ویں ترمیم اور باوردی صدر کے قانون کے خلاف عدالتِ عظمیٰ میں نظر ثانی کی اپیل کردی ہے۔مولانا فضل الرحمٰن نے اعلان کیا ہے کہ اب حکومت کے ساتھ ''مزید تعاون'' نہیں ہوسکتا ہے۔''شاہ'' نے پہلے بھی ۱۷ویں ترمیم کے حوالے سے وعدہ خلافی کی ہے۔اب اس پر اعتماد نہیں رہا۔ شریف برادران وطن واپسی کے ''مناسب وقت'' کی منصوبہ بندی کررہے ہیں۔بے نظیر ڈیل، نوڈیل اور بقول چودھری صاحب ڈھیل کے پتے نہایت عیاری اور چالاکی کے ساتھ کھیل رہی ہے۔نگران حکومت کی باتیں ہورہی ہیں اور بے نظیر اس میں اپنے حصے سے زیادہ طلب کررہی ہے۔نگران وزیر اعظم کی تلاش جاری ہے۔''شاہی'' اور ''کپتانی'' دونوں کو خطرہ لاحق ہے اور حکومت تماش بینوں میں گھری ہوئی ہے۔''شاہ'' اپنی مقبولیت میں کمی کا خود اعتراف کررہا ہے۔وزیروں مشیروں اور تماش بینوں سے شکوہ سنج ہے کہ ''کوئی نہیں بولتا، مجھے اکیلے خود ہی بولنا پڑ رہا ہے، تم کب بولو گے!''

قصرِ شاہی پر مایوسی کے منحوس سائے منڈلا رہے ہیں۔شاہ پرویز کے نورتنوں میں شیر افگن دماغ اور دل سے آزاد ہوکر جب کہ شیخ رشید تول کر بول رہے ہیں۔شیر افگن کو توہین عدالت میں طلب کرلیا گیا ہے۔جب کہ شیخ رشید باقی نورتنوں سے مل کر تماش بینی کررہے ہیں۔کوئی خوشخبری نہیں، کسی پہلو قرار نہیں۔

خدا جانے مرے دل کو یہ کیسی بے قراری ہے
سکوں اک پل کو ملتا ہے نہ اِس پہلو نہ اُس پہلو

ستمبر ۲۰۰۷ء کے مشتہر صدارتی انتخاب میں وردی سب سے بڑا مسئلہ بن گئی ہے۔بے نظیر مانتی ہے نہ نواز شریف، مولانا فضل الرحمٰن بھی کنی کترا رہے ہیں۔قاضی حسین احمد مستعفی ہوچکے ہیں۔ق لیگ سکڑ رہی ہے۔شہنشاہ پرویز الیکشن کے بعد وردی اتارنے کے وعدے پر ڈیل کرنا چاہتے ہیں۔جب کہ اپوزیشن الیکشن سے پہلے وردی اتارنے کا مطالبہ کررہی ہے۔پہلے اور بعد کی بحث نے عجیب صورت حال پیدا کردی ہے۔

ارادے باندھتا ہوں، سوچتا ہوں، توڑ دیتا ہوں
کہیں ایسا نہ ہوجائے، کہیں ایسا نہ ہوجائے

موجودہ سیاسی کشمکش انتہائی اہم اور خطرناک ہے۔سیاسی باکسنگ کا فائنل راؤنڈ ہے۔''آخری مُکّے'' کی دھمکی شاہ پرویز کی طرف سے کھلی دہشت گردی ہے، انتہا پسندی ہے، دقیانوسیت ہے۔جس کے ذریعے شہنشاہِ معظم اور روشن خیال کپتان رعایا کو سزا کے طور پر پتھر کے زمانے میں دھکیلنے کی کوشش کریں گے۔رعایا اور وطن دونوں سے اپنی اَنا کے ٹوٹنے کا انتقام لیں گے۔ہمیں اسی انتقام سے بچنا ہے۔''آخری مُکّے'' سے قوم اور وطن دونوں کو بچانا ہے۔